Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
# الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۹/۷۴ | جمعرات ۲۵ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ ؛ ۵ صلح ۱۳۶۸ ہش ؛ ۵ جنوری ۱۹۸۹ء | نمبر ۵

# خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے محبت کریں اور تمام بنی نوع انسان کیلئے بھلائی چاہیں

## وہ مذہب کوئی مذہب نہیں جو انسان اور انسان کے درمیان نفرت کے الاؤ جلاتا ہو

### دسمبر ۱۹۸۸ء میں منعقدہ جلسہ سالانہ بھارت کیلئے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام

جماعت احمدیہ بھارت کے جلسہ سالانہ منعقدہ ۱۸ تا ۲۰ دسمبر ۱۹۸۸ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے جو پُرشوکت اور ایمان افروز پیغام ارسال فرمایا اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

" میرے پیارے اور بہت عزیز بہنو، بھائیو اور بچو!

آپ سب جو امسال قادیان میں ہونیوالے سالانہ جلسہ میں شرکت کی سعادت پا رہے ہیں، میں آپکو اپنی طرف سے اور تمام عالمگیر جماعت احمدیہ .... کی طرف سے محبت بھرے (سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں) کا ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ آپ بہت خوش نصیب ہیں، جو اس بستی میں اس جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں، جس کی بناء آج سے ۹۸ سال پہلے خود حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ) نے ڈالی تھی۔ وہ سب دعائیں آپ اور عالمگیر جماعت احمدیہ ..... کے حق میں قبول ہوں، جو ان جلسوں کے ایام میں حضرت اقدس ..... کے دل سے اٹھا کرتی تھیں۔

مَیں بچشمِ تصوّر میں بڑے رشک سے اُن خوش نصیبوں کو دیکھتا ہوں جو حضرت اقدس ...... کے زمانہ میں قادیان جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے حاضر ہوا کرتے تھے۔ کیسے کیسے پُرصعوبت سفر اختیار کر کے وہ محض للّٰہ اپنے مقدّس آقا کے دیدار کیلئے اور اس کی صحبتِ صالحہ سے فیض یاب ہونے کیلئے جوق در جوق قادیان پہنچا کرتے تھے۔ ان کے سفر کا لمحہ لمحہ دعاؤں میں صرف ہوتا تھا اور قادیان کی گلیوں میں پھرتے ہوئے ان کے ہر ہر سانس سے حمد اور درود کی لپٹیں اٹھتی تھیں۔ مَیں بچشمِ تصوّر سے کبھی ان کو اور کبھی اس مقدّس اور محبوب آقا کو دیکھتا ہوں جو کیسی محبّت اور چاہت اور اُمنگوں سے ان کو دیکھتا ہوگا۔ اور اسکی ہر نظر ان کیلئے دعا بن جاتی ہوگی اور اسکی نیک تمنّائیں اُن سے یُوں گویا ہوتی ہونگی کہ:

" تم خدا کی ... جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو... وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر دُرود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اسمیں اُترے۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو۔ خدا تمہاری مدد کرے۔"

...... آج وہ اس کے عشّاق، وہ راہِ مولا کے فقیر، وہ دل کے غنی، وہ مزاج کے درویش، وہ عاجزانہ راہوں پر قدم مارنے والے خوش نصیب بھی ایک ایک کر کے ہم سے رخصت ہو چکے ہیں۔ جنہیں حضرت .... کی صحبت کی ساعتِ سعد نصیب ہوئی اور جو کبھی اس جلسہ کی رونق ہوا کرتے تھے جس میں آج آپ شریک ہیں اور جو کبھی قادیان کی راتوں کو اپنی دعا اور نالہ و بکا سے جگایا کرتے تھے۔ جیسے آج آپ اس سنت

(باقی صفحہ 6 پر)

## اخبارِ احمدیہ

حضرت سیّدہ اُم متین مریم صدیقہ صاحبہ رقم فرماتی ہیں:

" راولپنڈی سے اطلاع ملی ہے کہ محترم چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی شدید طور پر بیمار ہو گئے ہیں اور پولی کلینک اسلام آباد کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے انکی صحت اور درازیٔ عمر کے لیے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے "

- مکرم میجر سید سعید احمد صاحب لاہور کینٹ اپنے بعض لاحقہ عوارض کے دُور ہوتے اور فرائض کی ادائیگی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب ان کیلئے دعا کریں۔ (سید احمد علی - ربوہ)

- میرے بڑے بھائی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش دارالامان اپنے بیٹے کے علاج کے سلسلہ میں دہلی گئے تھے کہ بس سے گر گئے اور کولہے کی ہڈی میں شدید چوٹ آئی ۱½ ماہ سے دہلی کے ایک ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

احباب سے درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلدی صحتیاب کر کے قادیان واپس لائے اور خدمتِ دین میں حسبِ سابق مصروف ہوں۔ آمین۔

(محمد اسماعیل منیر - ربوہ)

---

میرے چھوٹے بھائی عزیز سید ظہیر احمد شاہ ابن مکرم سیّد بشیر احمد شاہ صاحب (سابق مینجر دواخانہ خدمتِ خلق) کا نکاح عزیزہ سیّدہ فرح احمد بنت مکرم سیّد نذیر احمد صاحب ساکن شکور پارک ربوہ کے ساتھ تیس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بتاریخ ۱۵ دسمبر ۱۹۸۸ء بعد نماز عصر بیت المہدی گولبازار میں پڑھایا اور نکاح کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے بھی اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(سید شبیر احمد شاہ - ربوہ)

---

## لازمی چندہ جات

(چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ)

**اور**

**تزکیہ اموال ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں**

(ناظر مال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۵ صلح ۱۳۶۸ ہش ۵ جنوری ۱۹۸۹ء

# شریف لوگ اکٹھے ہو جائیں

رات کے سناٹے میں جھینگر بھی چلاتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور نقار خانے میں طوطی کی بھی کوئی نہیں سنتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ماحول میں جو چند ایک آوازیں بلند ہوتی نظر آرہی ہیں اگر ان پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ سناٹے کی وجہ سے ان آوازوں میں تیزی کا احساس ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت کو نیک بنایا ہے اور دنیا میں اکثریت نیک لوگوں کی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ آپ نیکی کس بات کو سمجھتے ہیں اور اسے کس زاویہ سے دیکھتے ہیں لیکن اگر نیکی کی یہ تعریف کی جائے کہ انسان کسی دوسرے انسان کے متعلق بُرا نہ سوچے اور اسے تکلیف دینے کے لئے کسی بات کو اپنے خیال میں نہ لائے اور لوگ اس سے امن و امان میں رہیں تو اس تعریف کے مطابق دنیا کی اکثریت نیک ہے اور اسی لئے دنیا کا کاروبار چل رہا ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ بھرے بازار میں سینکڑوں دکانیں ہوتی ہیں اور ہزاروں خریدار۔ ایک دو افراد لاٹھی لے کر دھونس جمانے کے لئے باہر نکل آتے ہیں اور امن و امان کو تباہ کر دیتے ہیں ایسے موقع پر بعض لوگ یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ دنیا کتنی خراب ہوگئی ہے امن و امان کا کسی کو خیال ہی نہیں سب لوگ ایک دوسرے پر دوڑ چڑھتے ہیں اور ایک دوسرے کو گزند پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ جب وہ ایک دو افراد جو جگا ٹیکس جمع کرنے کے طریق پر لوگوں کو ہراساں کرتے ہیں سین سے ہٹ جاتے ہیں تو پھر یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص اچھا ہے ہر شخص نیک ہے ہر شخص دوسرے کا ہمدرد اور بہی خواہ ہے۔ پس اس بات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کی اکثریت نیک اور پُر امن ہے صرف چند لوگ اس امن کو تباہ کرنے کے درپے رہتے ہیں اگر دنیا کے شریف لوگ اکٹھے ہو کر اُن امن برباد کرنے والوں کو روکنا چاہیں تو یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ نیک اور شریف لوگ اکٹھے ہوں حوصلہ پیدا کریں اور پختہ ارادہ کر لیں کہ ہم اپنے ماحول میں بد امنی پھیلانے والوں کو اس راہ سے ہٹا کر رہیں گے۔ یقیناً ایسا کرنے سے ہمارے ماحول میں ہر خطہ میں ہر شخص کے ماحول میں امن قائم ہو جائے گا اور ہر شخص دوسروں کی گزند سے محفوظ رہے گا۔ دنیا داروں کو بھی اس امن کی ضرورت ہے اور دینداروں کو بھی۔ دینداروں کو شائد دوسروں سے زیادہ۔

اوڑھا ہے جو یہ زُہد کا رنگین لبادہ
بدنام نہ کر دے تجھے پہلے سے زیادہ
اقرار ہے عصیاں کا جنہیں ان ہی پلٹ آئے
لے جائے گا منزل پہ یہی عجز کا جادہ

(ابوالاقبال)

# قلمکارانِ جہاں سے

ہم پوچھتے ہیں گُنگ ہے کیوں آپکی زباں
کیا آپ کی نظر پہ حقیقت نہیں عیاں

کیا آپکو کسی کا اشارہ ہے "چُپ رہیں"
یا آپ کا قلم ہے رہینِ ستم گراں

دانشوری کا یوں تو ہے ہر شخص مدّعی
اہلِ خرد کا حلقہ ہے بے حدّ و بیکراں

نشتر بنی ہے نوکِ قلم دستِ شوق میں
ہاتھوں میں آپکے ہیں گریباں کی دھجّیاں

اس بات پہ ہے فخر گرا دیں گے تاج و تخت
رکھ دیں ہلا کے آپ سنگھاسن کے پائیداں

ہر اِک سے بڑھ کے آپ ترقّی پسند ہیں
اور اہلِ زر کی آپ گرا دیں گے کوٹھیاں

ہے آپ کی کمند کی زد میں ہر ایک شئے
تحریر آپ کی ہے ضیا پاش و ضَو فشاں

لیکن ہماری سمت نظر کو اٹھائیے
اور دیکھئے کہ لوگ ہیں کس طرح قہرماں

ان کی زنگہ میں جینے کے حقدار ہی نہیں
دار و رسن ہمارے لیے ہے یہاں وہاں

کیا آپ کے قلم کے سبھی لفظ ہیں خموش
کیا آپکے خیال کے منہ میں نہیں زباں

کیوں شور و غُل بھی سمع خراشی نہ کر سکا
اِک ارتعاش کا نہ ہُوا آپ کو گُماں

اس گفتگو کا ہوگا کسی پر اثر نسیم؟
کس کو خبر ہے اس کی بجُز ربِّ دو جہاں

نسیم سیفی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# "المسعودی"

## (۸۹۳ء تا ۹۵۶ء)

# ایک عظیم سیّاح

# اور

## دو سو کتابوں کا مصنف

المسعودی اسلامی تاریخ کے ایک ایسے فرزند کا نام ہے جو علم جغرافیہ، تاریخ اور اس کے ساتھ سیاحت کے میدان میں بھی بہت مشہور ہے۔ یہ نام صدیوں تک گمنامی کے پردوں میں رہا۔ المسعودی کی لکھی ہوئی کتابیں علمی دنیا کی نگاہ سے چھپی رہیں اور ان کے سفری کارنامے سے بھی دنیا والے بے خبر رہے۔ آخر بیسویں صدی عیسوی میں بعض کتب خانوں میں ان کی چند کتابیں ملیں۔ جن سے ان کے سفروں، اور ان کی لکھی ہوئی کتابوں کا پتہ چلا کہ انہوں نے کہاں کہاں کا سفر کیا اور کون سا علمی ورثہ اپنی یادگار چھوڑا۔

المسعودی کا پورا نام ابوالحسن بن علی المسعودی تھا۔ وہ رسول اللہؐ کے مشہور صحابی حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی اولاد سے تھے۔ اس لئے المسعودی کہلائے ان کے بچپن اور نوجوانی کے زمانے کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بغداد میں پیدا ہوئے۔ وہیں تعلیم پائی۔

ان کی پیدائش کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ نویں صدی عیسوی کی آخری دھائی کے شروع میں ہوئی۔ بعض مصنف ان کی تاریخ پیدائش ۸۹۲ء کے لگ بھگ بتاتے ہیں۔ لیکن یہ ان کا اندازہ ہے بہرحال وہ ابھی نوجوان ہوئے ہی تھے کہ دنیا کی سیاحت کے لئے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔

جس زمانے میں المسعودی نے ابتدائی تعلیم حاصل کی اُس وقت عباسی دور کے دو سو سال گزر چکے تھے۔ خلیفہ ہارون الرشید اور خلیفہ مامون الرشید کے سنہرے عہد کو گزرے ہوئے بھی سو سال سے زیادہ ہو چکے تھے۔ مگر عباسی دور کے ساتھ ہی مسلمانوں کے دل میں علم و ہنر کی جو لگن پیدا ہوئی تھی اس میں ابھی کمی نہیں آئی تھی۔ چنانچہ المسعودی نے ایسے معاشرے میں پرورش پائی جس میں علم حاصل کرنے کے لئے سیر و سیاحت کو بھی ضروری ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ اگر اس زمانے کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس وقت مسلمان ملکوں کے سینکڑوں مسلمان سیّاح دنیا کی سیر کر رہے تھے۔ اور اپنے مشاہدے اور تجربے کتابوں میں درج کر رہے تھے۔ ان میں سے اکثر نے بہت شہرت پائی۔ مسلمان سیاحوں کی سیاحت کا سلسلہ پندرھویں صدی عیسوی تک جاری رہا۔

ان سینکڑوں سیاحوں میں بعض تو محض تجارت کی غرض سے اپنے گھروں سے نکلے تھے۔ ان کو صرف اپنی خوشحالی کے لئے دولت کی تلاش تھی۔ کچھ ایسے تھے کہ ان کے سامنے صرف دنیا کے مختلف ملکوں کی سیاحت تھی تاکہ معلوم کریں کہ خدا کی پھیلی ہوئی دنیا میں کیسے کیسے عجائبات بکھرے پڑے ہیں۔ مگر المسعودی ایک ایسے شخص تھے جو صرف علم کی تلاش میں گھر سے نکلے تھے۔ ان کا مقصد نہ تجارت تھا اور نہ صرف سیاحت ہی تھا۔ وہ سیاحت اور تجربے کے ذریعے علم کی تلاش کے لئے گھر سے نکلے تھے۔

انہوں نے ایک سائنس دان کا مزاج اور تاریخ دان کا قلم پایا تھا۔ وہ مؤرخ کی حیثیت میں پہلے مؤرخوں سے مختلف تھے۔ کیونکہ ان کا مزاج سائنسدان کا تھا۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ تاریخ اور جغرافیہ کا آپس میں گہرا ناتا ہے۔ ایک کو دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ملکوں کی تاریخ پر ان کے جغرافیائی حالات کا اثر پڑتا ہے اور ان حالات کی وجہ سے قوموں کی تاریخ بنتی اور بگڑتی ہے۔ اس لئے ایک مؤرخ کے واسطے ضروری ہے کہ لکھتے وقت ملک کے جغرافیائی حالات کو سامنے رکھے۔ اور چونکہ کسی ملک کے جغرافیائی حالات وہاں جا کر مشاہدہ کرنے سے بہتر طور پر معلوم ہو سکتے ہیں، اس لئے المسعودی کے نزدیک سیاحت مؤرخ کے لئے ضروری ہو جاتی ہے۔ چنانچہ المسعودی نے اپنی عمر کے پچیس سال مختلف ملکوں کی سیاحت میں گزار دیئے۔

اگرچہ المسعودی سے پہلے بھی کئی مسلمان مؤرخ ہوئے ہیں، مگر ان کا تاریخ لکھنے کا انداز پہلے مؤرخوں سے مختلف تھا۔ پہلے واقعات کو تاریخ وار بیان کیا کرتے تھے۔ المسعودی نے واقعات کو خاندانوں اور بادشاہوں کے ساتھ وابستہ کر کے اس طرح پیش کیا کہ وہ تاریخ کے ادوار کا حصہ بن گئے۔ انہوں نے واقعات کا تجزیہ بھی کیا۔ اور ان پر مختلف پہلوؤں سے روشنی بھی ڈالی۔ اس طرح وہ مؤرخوں میں ایک الگ حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے بعد مؤرخوں میں ابنِ خلدون نے انہی کے اصولوں کو سامنے رکھ کر تاریخ لکھی، انہیں اپنا امام تسلیم کیا اور تاریخ کی وہ عظیم کتاب اپنی یادگار چھوڑی جسے مسلمانوں کے علاوہ دوسری قومیں بھی ایک مثالی تاریخ سمجھتی ہیں

المسعودی کو یورپ اور امریکہ کے مصنف اسلام کا "ہیروڈوٹس" کہتے ہیں۔ واضح رہے ہیروڈوٹس یونان کے پہلے مؤرخ کا نام ہے اور چونکہ یورپ والے ہر بات میں اپنے آپ کو بے مثال قرار دیتے ہیں، اس لئے انہیں اگر کسی غیر یورپی کے کارناموں کی تعریف کرنی ہو تو اسے اپنے بے مثال آدمی کے برابر رتبہ دے دیتے ہیں۔ اس نسبت سے یورپ والوں کے نزدیک المسعودی اسلام کے ہیروڈوٹس کہلاتے ہیں

## سیاحت

المسعودی نے نوجوانی ہی میں سیاحت شروع کی۔ ان کے گھر سے نکلنے کا سال ۹۱۲ء بیان کیا جاتا ہے۔ پہلے سفر پر روانہ ہونے کے بعد جب وہ بصرہ پہنچے تو ان کی ایک ایسے شخص سے ملاقات ہوئی جو ایک مشہور سیاح بن چکا تھا۔ اس کا نام ابو زید سیرافی ہے۔ بصرہ میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد المسعودی "بحرِ زنج" سے گزر کر بحیرۂ عرب سے ہوتے ہوئے پاک و ہند میں داخل ہوئے۔ یہاں انہوں نے دو سال سیاحت میں گزارے۔ اس علاقے کے جغرافیئے، لوگوں کے مذہبی عقیدوں، ان کے رہن سہن کے طریقوں اور ان کے اخلاق کا بھی مطالعہ کیا۔

المسعودی نے "سفرنامے" کے نام سے کوئی الگ کتاب نہیں لکھی۔ ان کے سفروں کے حالات ان کی مختلف کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ ان سے بعض دفعہ یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کس علاقے میں کس سن یا مہینے میں موجود تھے۔

## پاک و ہند کی سیاحت

پاک و ہند کی سیاحت کے سلسلے میں انہوں نے جن جگہوں کا ذکر کیا ہے ان میں ملتان سندھ کا مشہور قدیم شہر منصورہ، بمبئی کے علاقے میں کھمبایت اور اس کے چند شہر شامل ہیں۔ معلوم ہوتا ہے پاک و ہند کی دو سال کی سیاحت کے دوران وہ ان شہروں میں زیادہ دن ٹھہرے۔

جب وہ ملتان کا ذکر کرتے ہیں تو مراد ملتان کے صوبے سے ہوتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ملتان کے ذکر میں لکھا ہے کہ ملتان میں ایک لاکھ پچیس ہزار گاؤں آباد ہیں اسی طرح منصورہ کے بارے میں لکھا ہے کہ یہاں ایک لاکھ گاؤں آباد ہیں۔ یہاں منصورہ سے مراد موجودہ صوبہ سندھ ہے۔ المسعودی کے زمانہ میں منصورہ سندھ کا دارالحکومت تھا انہوں نے سندھ اور ملتان کو اسلامی ملکوں کی سرحد لکھا ہے۔

انہوں نے ملتان شہر کا بھی ذکر کیا ہے اور یہاں کے ایک بُت کے بارے میں بھی لکھا ہے یہ سورج دیوتا کا بُت تھا۔ انہوں نے لکھا ہے "اس بُت کی پوجا کی جاتی ہے۔ ہزاروں ہندو دُور دور کے علاقے سے اسے پوجنے آتے ہیں"۔

ملتان کے ایک بُت خانے اور اس میں رکھے ہوئے ایک بُت کا ذکر محمد بن قاسم کے حملے کے سلسلے میں بھی آتا ہے۔ بیان کرتے ہیں جب محمد بن قاسم نے ملتان فتح کر لیا اور اسے بُت خانے کا علم ہوا تو اس نے بُت توڑنے کا حکم دے دیا۔ معلوم ہوتا ہے المسعودی نے جس بُت کا ذکر کیا ہے وہ محمد بن قاسم کے زمانے ہی کا بُت تھا یا اس کا جانشین۔ المسعودی کے بعد البیرونی نے بھی ملتان کے بُت خانے کے بُت کا ذکر کیا ہے۔ مگر یہ الگ داستان ہے۔

(جاری ہے)

"خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نرمی اور آہستگی اور حلم اور غربت کے ساتھ اس خدا کی طرف لوگوں کو توجہ دلاؤں جو سچا خدا، قدیم اور غیر متغیر ہے اور کامل تقدس اور کامل حلم اور کامل رحم اور کامل انصاف رکھتا ہے۔"

(حضرت اقدس)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# زلزلہ

## ایک ارضی جائزہ

گزشتہ دنوں روس کا شہر جمہوریہ آرمینیا اور اس کے اطرافی علاقے شدید نوعیت کے زلزلے کی زد میں آئے اور کم و بیش ۸۰ ہزار انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔ ۵۰ ہزار کی آبادی کا شہر صفحہ ہستی سے بالکل مٹ گیا لاکھوں افراد بے گھر ہو گئے۔ کئی ہزار نجی اور سرکاری عمارتیں، فیکٹریاں، اسکول اور ہسپتال ملبے کا ڈھیر بن گئے آرمینیا خبر رساں ایجنسیوں نے ۵۰ ہزار سے زائد افراد کی موت کی تصدیق کر دی ہے۔ اسپی ٹک (SPITAK) شہر جو ۵۰ ہزار کی آبادی پر مشتمل یا ریوان (YEREVAN) کے شمال میں واقع تھا مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ اس کے اطرافی علاقے جارجیا اور آذربائیجان (AZERBAIJAN) بھی بُری طرح زلزلے کی زد میں آئے۔ سب سے زیادہ تباہی آرمینیا کے شہر لینی نکان (LENINAKAN) میں ہوئی جہاں کی آبادی ۳ لاکھ تھی لیکن زلزلے سے ۸۰ فی صد آبادی، دفاتر اور صنعتی علاقے زمین بوس ہو گئے۔ ۱۲۰ بلند و بالا عمارتیں مسمار ہو گئیں۔ ۱۱۰۰ نجی ترقیاتی مراکز یا تو تباہ ہو گئے یا انہیں نقصان پہنچا۔ اس کے بعد کیروو یکان (KIROVAKAN) اور اسٹی پناوان (STEPANAVAN) جو جارجیا سرحد کے قریب واقع ہے بُری طرح متاثر ہوئے یہاں دو لاکھ کی ہنستی کھیلتی آبادی متاثر ہوئی۔ پوری دنیا سے امدادی سامان جمہوریہ آرمینیا پہنچنا شروع ہو گیا۔ امید ہے پاکستان بھی اس کار خیر میں جلد ہی کوئی قدم اٹھائے گا۔

روس کے یہ علاقے اعداد و شمار کے مطابق شدید زلزلی پٹی میں واقع ہیں اور جدید تحقیقی رپورٹ کے مطابق ان علاقوں میں زلزلے کی شدت ۸ ہو سکتی ہے۔ ان علاقوں میں چونکہ ۸۰ سال کے دوران یہ پہلا اتفاق ہے اس لئے روس کو بھی ان علاقوں میں زلزلے کی شدت کی نوعیت کا پہلی دفعہ احساس ہوا لیکن اگر ان علاقوں کے پڑوسی ممالک پر نظر ڈالیں تو ماضی میں زلزلے کی شدت کے نقوش پہلے ہی ثبت ہو چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگست ۱۹۶۸ء اور ستمبر ۱۹۷۸ء میں بالترتیب ایران کے شہر خراسان اور طبس میں جو زلزلے آئے اس کی شدت کی نوعیت بھی تقریباً ۷ تھی۔ علاوہ ازیں ۱۹۸۳ء میں ترکی کے شہر پسینلر میں جو زلزلہ آیا اس کی بھی یہی کیفیت تھی۔ چنانچہ جمہوریہ آرمینیا میں زلزلے کی شدت کی نوعیت ۸ تھی اور اس کا مرکز کاکیشیا کے پہاڑی سلسلے میں روسی ریاست جارجیا کے دارالحکومت سے ۵۰ میل دور بتایا گیا ہے۔ اس پٹی نے ایران اور ترکی کو بھی زلزلی بیلٹ میں لیا تھا۔ کاکیشیا کے شمال میں اپائن کوہ سلسلے بھی موجود ہیں۔ جو بھارت تک چلے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دلی میں بھی زلزلے کے جھٹکے کو محسوس کیا گیا لیکن یہاں اس کی شدت آرمینیا کے مقابلے میں کم تھی اس کی وجہ زلزلے کے مرکز سے دوری ہو سکتی ہے۔

روسی ریاست جارجیا جو زلزلے کا مرکز بھی تھا مشرق میں بحر خضر (CASPIAN SEA) اور مغرب میں بحر اسود (BLACK SEA) سے منسلک ہے اور اس کے درمیان میں کاکیشیا پہاڑی موجود ہے۔ جبکہ اس کے شمال میں ایران اور شمال مغرب میں ترکی کی سرحدیں واقع ہیں۔ اس علاقے میں حالیہ زلزلے کی وجوہات پر غور کرنے کے لئے ارضیاتی کیفیات کا مطالعہ ضروری ہے۔ ارضیاتی نقطہ نظر سے یہ "ٹرانس کاکیشین" علاقہ کہلاتا ہے کیونکہ یہ کاکیشیا کوہ سلسلے کی بیلٹ میں ہے۔ اس کے شمال میں اپائن پہاڑی سلسلے موجود ہیں۔ ماضی میں اس علاقے کے بارے میں معلومات محدود تھیں لیکن "دی نیو ویو آف دی ارتھ" کے حوالے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ٹرانس کاکیشیا پہاڑی کے درمیان ایک بڑا خط یعنی فالٹ موجود ہے جسے "اناٹولی بن فالٹ" کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے زیریں جانب "سب ڈکشن زون" کی تشکیل ہوئی ہے۔ سوچرلائن اور اوفی لائٹ کی موجودگی کی بھی نشاندہی کی گئی ہے جس کا ذکر نیچے آئے گا۔ یاد رہے یہ وہ ارضیاتی خصوصیات ہیں جو زمین کی معمولی سی جنبش سے متاثر ہو کر خطرناک زلزلے کا باعث بنتی ہیں۔ علاوہ ازیں اس کے شمال میں یوریشین پلیٹ، جنوب میں صومالی پلیٹ، شمال مشرق میں پرشین پلیٹ اور جنوب مغرب میں عربین پلیٹ زیر زمین گرم اسپاٹ کے اوپر حرکت کر رہی ہیں جو ایک دوسرے کے قریب آتے ہوئے نظر آتے ہیں جبکہ افریقہ اور جنوبی امریکن پلیٹ ایک دوسرے سے پرے ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ پلیٹوں کی انہیں حرکات کی وجہ سے سطح زمین پر فالٹ، سب ڈکشن زون، جزیرہ چٹانی سلسلے، سوچرلائن اور اوفی لائٹ کی موجودگی ہوتی ہے جہاں کسی وقت بھی زلزلہ آ سکتا ہے۔ ٹرانس کاکیشیا علاقہ آرمینیا میں یہ تمام ارضیاتی کیفیات موجود ہیں۔ دنیا میں خطرناک زلزلے اسی قسم کے ارضیاتی کیفیات میں پیدا ہوتے ہیں جو زلزلہ زون کہلاتے ہیں جدید ارضیاتی نظریئے کے مطابق شدید نوعیت کے زلزلے انہیں پلیٹوں کی حرکات سے آتے ہیں۔ تو کیا روسی جمہوریہ آرمینیا اور اس کے اطرافی علاقے پلیٹوں کی حرکات کی زد میں ہیں۔ یقیناً چونکہ جدید تحقیق سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ خطرناک اقسام کے زلزلے کی اصل وجہ انہیں پلیٹوں کی حرکات ہیں۔ پلیٹوں کی ان حرکات اور ان سے پیدا ہونے والی مختلف ارضیاتی خصوصیات کو دور حاضر میں "پلیٹ ٹیکٹونکس" نظریہ کہتے ہیں۔ آیئے اس نظریہ کی روشنی میں جمہوریہ آرمینیا کے حالیہ زلزلے کی وجوہات کا جائزہ لیتے ہیں تاکہ حرکت کرتی ہوئی پلیٹوں کی اقسام ان کے حرکات کی وجوہات، حرکی قوتوں کی نوعیت اور ان سے پیدا کردہ تخریبی اور تعمیراتی پہلو سامنے آ سکیں۔

زمین کی تخلیق کے وقت جہاں بہت ساری تبدیلیاں ہوئیں وہیں قدرتی مرکبات جو کائنات میں موجود تھے اپنی کثافت کی مناسبت سے دو حصوں میں مرتکز ہونے لگے۔ تمام کم کثافت کے حامل مرکبات اوپر اٹھتے گئے جبکہ بلند کثافت والے معادن کے ارتکاز کا رجحان نیچے کی جانب رہا اور یوں جب زمین سرد ہوتی گئی تو وہ دو حصوں میں منقسم ہو گئی۔ ایک جانب فراز پیدا ہوا تو دوسری جانب نشیب نے جنم لیا۔ فراز تمام ہلکے کثافت والے معادن پر مشتمل ہوتا گیا۔ جبکہ نشیب والے حصے بلند کثافت والے معادن کے ماخذ بنتے گئے جو بعد میں بالترتیب بر اعظم اور بحر اعظم کہلائے یہی وجہ ہے کہ زمینی اور سمندری قشر اپنی معدنی ترکیب کی مناسبت سے یکسر مختلف ہیں۔ زمین کا بالائی حصہ جسے قشر ارض کہتے ہیں۔ بنیادی طور پر ہلکے کثافت والے معادن پر مشتمل ہے یعنی اس حصہ میں ایسے معادن موجود ہیں جن میں لوہا، میگنیشیم اور کیلشیم یا اسی قسم کے دوسرے بھاری عناصر کی شمولیت بہت قلیل ہے لیکن انہیں بنیادی حیثیت حاصل نہیں ہے جبکہ سمندری قشر کی تشکیل کے دوران لوہا، میگنیشیم یا اسی قسم کے دوسرے عناصر کی بنیادی حیثیت حاصل ہوتی گئی مجموعی طور پر زمینی اور سمندری قشر کو کرۂ حجر کا نام دیا گیا ہے۔ یہ ایک ٹھوس اور مستحکم منطق تصور کیا جاتا ہے۔ پلیٹ ٹیکٹونکس نظریہ کے مطابق ٹھوس کرۂ حجر کا بیرونی حصہ مختلف پلیٹس پر مشتمل ہے گویا کرۂ حجر کسی مسلم چٹانی بلاک کا نام نہیں ہے بلکہ یہ مختلف بلاکس میں تقسیم ہے جسے پلیٹس کا نام دیا گیا ہے جو اپنے نیچے موجود کمزور منطق پر حرکت کر رہا ہے۔ یہ کمزور منطق کمزور کرۂ حجر کہلاتا ہے۔ ٹھوس کرۂ حجر کی گہرائی تقریباً ۷۰ کلومیٹر ہے۔ ولاسٹی بلند پائی گئی ہے جبکہ کمزور کرۂ حجر کی گہرائی ۷۰ سے ۲۶۰ کلومیٹر ہے اور اس کی ولاسٹی بلند پائی گئی ہے جبکہ کمزور کرۂ حجر پلاسٹک خصوصیات کا حامل ہے جو وہاں موجود بلند تپش اور دباؤ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ زمین کے ان حصوں میں حرارت اور دباؤ کی شدت اس قدر ہوتی ہے کہ پلاسٹک اور پھر پگھلاؤ کا عمل ہوتا ہے جس کی وجہ سے سیال مادہ کثیر یا قلیل مقدار میں مقامی طور پر تیار ہوتا رہتا ہے جو ان پلیٹوں کے حرکات کا باعث بنتے ہیں۔ اب تک تقریباً ۲۰ مختلف جسامت کے پلیٹوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں نمایاں نام کوکس، بحرالکاہل، نازکا، فلپائن اور انڈین پلیٹ شامل ہیں۔ ان پلیٹوں کی اوسط ولاسٹی سالانہ ۶ سے ۹ سنٹی میٹر ہے۔ زمین کے باقی پلیٹ ۴ سنٹی میٹر سالانہ حرکت کرتی ہیں ان میں سے بعض ایسی ہیں جو صرف ۲ سنٹی میٹر سے بھی کم سالانہ حرکت کرتی ہیں سوویت جمہوریہ آرمینیا کے اطراف میں جو پلیٹس حرکت کر رہی ہیں وہ اسی نوعیت کی ہیں جن میں یوریشین پلیٹ (ایران، افغان اور انڈین پلیٹ) صومالی پلیٹ، پرشین پلیٹ اور عربین پلیٹ شامل ہیں۔ سب سے بڑا پلیٹ بحرالکاہل کو تسلیم کیا گیا ہے۔ پلیٹس مجموعی طور پر زمینی اور سمندری ہوتی ہیں۔ جن کی دبازت بھی مختلف ہوتی ہے۔ زمینی پلیٹ کی دبازت تقریباً ۱۰۰ سے ۴۰۰ کلومیٹر ہے جبکہ سمندری پلیٹ کی دبازت ۸۰ سے ۱۰۰ کلومیٹر پائی گئی ہے۔ مختصراً یہ کہ ہماری زمین اور سمندر مختلف اقسام کی چٹانی پلیٹوں پر مشتمل ہے جو چوڑی اور موٹی ہیں اور زیر زمین زیادہ لزوجیت والی تہوں پر تیر رہے ہیں ان کی حرکت ٹھیک اسی طرح ہوتی ہے جس طرح برف کے کئی کئی ٹن کے تودے سمندر میں تیرتے ہوئے نظر آتے ہیں ان پلیٹوں کی حرکت بہت سست ہوتی ہے اور ان حرکات کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل اہم ہیں اس کا اطلاق جمہوریہ آرمینیا پر بھی ہوتا ہے۔

(جاری ہے)

"توبہ اور مغفرت سے انکار کرنا درحقیقت انسانی ترقیات کے دروازہ کو بند کرنا ہے": (حضرت اقدس)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# الفضل نے مجھے کیا دیا؟

جناب احتجاج علی صاحب زبیری کی ایک پرانی تحریر افادہ احباب کے لئے شائع کی جا رہی ہے۔ زبیری صاحب نہایت نکتہ رس طبیعت کے مالک اور بہت عمدہ لکھنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اے محسن و ہمنوا "الفضل"! میں جس قدر بھی تیرا ممنون ہوں وہ کم ہے مبالغہ سے پاک ہو کر حقیقت یہ ہے کہ ؎

زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے

اے محترم "الفضل" تو نے مجھ پہ وہ احسان و اکرام کئے جو میرے ماں باپ بہن بھائی بھی نہ کر سکے تو نے مجھکو ہر نیکی اور ہر بدی سے وقتاً فوقتاً آگاہ کیا، تو نے ناہموار اور کٹھن راستوں کو ہموار اور آسان بنا دیا۔ تجھ کو پا کر میں نے حسن کائنات دیکھا۔ جب تک تیرے ساتھ عشق و محبت کے دن گذارے زندگی میں ایک طراوت و سرور پایا وہ حقیقی ثمر جو دنیا کے کسی خانے میں نہیں مگر

عذر گناہ بدتر از گناہ

جب تجھ کو چھوڑا، تیری الفت کو چھوڑا دنیا کا ہر چین اور سکون مجھ کو چھوڑ گیا اور میں ایک تاریک و بھیانک گڑھے میں بھٹکتا پھرا یہاں تک کہ ؎

یا غم کے تھپیڑے سہتا تھا یا ٹھیس سے دل ہی ٹوٹ گیا
طوفان تھے جن کی زد پہ کبھی ساحل یہ وہ کشتی ڈوب گئی

اے میرے مخلص "الفضل"! مجھے یہ اعتراف کرنے میں قطعاً ہچکچاہٹ نہیں کہ میں ایک جاہل و نااہل دنیا کا کیڑا تھا اور گنڈے تعویزوں کی دنیا میں جنم لیا اور جہالت و لالچ کی آغوش میں پرورش پائی، قال اقول کی گردان میں الجھا اور اپنے آبائی وطن واپس ہو کر حرص و ہوس اور دنیا کی نمائش سے جا ٹکرایا۔

اے محسن "الفضل"! جب میں نے تجھکو پکڑا تو تو نے مجھے اپنی جھولی میں ہر وقت ڈال کر اپنی پیاری آغوش میں ایسے لے لیا جیسے ایک بچھڑی ہوئی ماں اپنے کھوئے ہوئے بچے کو اپنے سینے سے چمٹا لیتی ہے۔ تو نے مجھے ایسے ہی چمٹایا تھا۔

اے کرم فرما "الفضل"! تو نے مجھے وہ نعمتیں بخشیں جو میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھیں اس پر گواہ شاہد ہیں وہ جنہوں نے میرا آغاز زندگی دیکھا ہے جب میں نے تجھ سے ناطہ جوڑا، ہر سیلاب و طوفان نے مجھے چھوڑا۔ میں نے دنیا کی ہر عزت پائی اور کلاس ون (Class I) کے عہدے پر کام کیا اور نام بھی حاصل کیا۔ انگشت بدنداں تھے وہ عزیز و اقارب اور جاننے والے کہ یہ بے یار و مددگار بے بس و بے سہارا۔ جاہل و آوارہ کہاں سے کہاں پہنچ گیا۔ مگر کوئی نہ جانتا تھا۔ کوئی نہ سمجھ سکا کہ یہ کرم مجھ پر کس کا تھا؟ خدا اور وہ خدا جس کے قبضۂ قدرت میں جانِ کائنات ہے اس کو حاضر و ناظر جان کر سچ کہتا ہوں کہ کوئی بھی میرا ہمنوا اور رہبر نہ تھا اور تھا تو صرف اور صرف

"الفضل" تھا

جس کی راہ ہدایت پر میں چلا۔ جس نے اچھے برے کی تمیز سکھائی۔ دوست و دشمن کی پہچان بتائی۔ خدا اور خدا والے دکھائے روزمرہ کی زندگی کی کٹھن الجھنوں کو سلجھایا۔

مگر جب میں نے، اے مکرم "الفضل" تجھ سے بے رخی کی۔ تجھ سے ناطہ چھوڑا وہ سکون زندگی اور نعمتِ دنیا ایک غبار کی طرح اڑ گئی، ہر اپنی چیز کھو گئی یہاں تک کہ میں خود بھی کھو گیا۔

اے حقیقی غمخوار "الفضل" مجھے تجھ سے شکایت ہو گئی تھی۔ میں تیرا باغی ہو گیا تھا یہاں تک کہ تجھ کو دیکھتا اور پھینک دیتا کہ کوئی دلچسپی باقی نہ رہی تھی اور بجز ابھی تھا میری بدبختی کا نشان مگر ۱۲ رمئی ۱۹۶۲ء کا مضمون جو کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا تو نے مجھے سنایا، میں شرم و ندامت سے پانی پانی ہو گیا۔

میں پھر ایک دفعہ سجدہ شکر میں گر پڑا کہ کھوئی ہوئی نعمت، بھولی ہوئی راہ سوئی ہوئی زندگی اور روٹھا ہوا حسن پھر مجھے مل گیا۔

اے محسن و مخلص "الفضل"! مجھے معاف کر دے کہ میں نے تیرے احسانات فراموش

(باقی ص ۷ پر)

## بچوں کا کالم

### نیکی کی بنیاد بچپن میں ہی پڑ سکتی ہے

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے ایک مرتبہ بچوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

"نیکی کی بنیاد بچپن ہی میں پڑ سکتی ہے کیونکہ ساری عادتیں بچپن ہی میں پڑتی اور پختہ ہوتی ہیں۔ مثلاً ذریتِ طیبہ بننے کے لئے اور نیکی کی بنیاد کو قائم کرنے کے لئے جسم کی اور کپڑوں کی صفائی ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض والدین بہت چھوٹی عمر میں جب بچے کو ہوش ہی نہیں ہوتی اس بات کا خیال نہیں رکھتے کہ ان کا ناک صاف کر دیا جائے۔ نزلہ ہمارے ملک میں عام ہے۔ ناک جب بہتا ہے تو ماں باپ بہن بھائی یا گھر کے دوسرے بڑے افراد جو پاس ہوتے ہیں وہ ناک صاف نہیں کرتے اور اس کے نتیجہ میں اس بچے کو ایسی گندی عادت پڑ جاتی ہے کہ جب وہ ۲۵۔ ۳۰۔ ۴۰ یا پچاس سال کا ہو جاتا ہے۔ تب بھی اسکو یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ ناک بہہ کر میرے ہونٹوں پر آ گیا ہے۔ اور دیکھنے والوں کے دل متلا جاتے ہیں۔ دیکھ کر بڑی گھن پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے صفائی کو قائم رکھنے کے لئے یہ انتظام کیا ہے کہ جب ناک بہتا ہے تو ہونٹ کے اوپر کے حصہ میں گدگدی ہوتی ہے اور فوراً انسان کا رومال اوپر اٹھتا ہے اور وہ ناک کو صاف کر دیتا ہے۔ لیکن بچپن میں جب ماں باپ یا گھر کے دوسرے ذمہ دار افراد چھوٹے بچوں کا ناک صاف نہیں کرتے تو آہستہ آہستہ یہ حس ماری جاتی ہے۔ یا دب جاتی ہے۔ احساس باقی نہیں رہتا اور چونکہ احساس باقی نہیں رہتا اس لئے یہ گندگی بڑی عمر تک ساتھ چلتی ہے۔ پھر بڑی مشکل سے اس عادت کو اور اس بے حسی کو دور کیا جاتا ہے۔

غرض بچپن کا زمانہ ہی بنیادوں کو قائم کرنے کا ہے۔ اور بچپن ہی میں نیکی کی بنیاد قائم کی جا سکتی ہے۔ ہم ہمیشہ اپنے بچوں کو یہ وعظ اور نصیحت کرتے رہتے ہیں کہ صاف رہا کرو۔ مناسب وقتوں پر نہانا ضرور چاہیئے تاکہ جسم کی گندگی دور ہو جائے جسم کے جو حصے ہر وقت ننگے رہتے ہیں مثلاً چہرہ ہے، ہاتھ ہیں، پاؤں ہیں۔ ان کو دن میں کم از کم پانچ بار وضو کرتے ہوئے اچھی طرح دھونا چاہیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفائی پر اس قدر زور دیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ اپنے ٹخنوں کو جہنم کے عذاب سے بچاؤ۔ یہ نہ ہو کہ دھوتے وقت بے خیالی میں پاؤں کے کچھ حصے بغیر دھلے کے رہ جائیں اور اس طرح تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے لو۔ منہ کو دھونا چاہیئے۔ ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کرنا چاہیئے۔ آنکھوں کو مل کر دھونا چاہیئے تاکہ کوئی گند نظر نہ آئے۔ اچھی طرح کلی کر کے دانتوں کو صاف کرنا چاہیئے۔ اور اگر ہو سکے تو ہر کھانے سے پہلے دانتوں کو اور منہ کو صاف کرنا چاہیئے اس سے دانت بڑے مضبوط رہتے ہیں۔ اس میں جسمانی فائدہ بھی ہے اور معاشرہ میں بھی اس کا بڑا فائدہ ہے۔"

(الفضل ۱۳ نومبر ۱۹۶۹ء)

### سالِ نو اور احمدی بچوں کی ایک ذمہ داری

احمدی بچو!

سب سے پہلے آپ کو نئے سال کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے اس نئے سال کو جو کہ صد سالہ احمدیہ جشنِ تشکر کا سال ہے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور دنیا بھر کے تمام احمدیوں کیلئے بے انتہا روحانی مسرتوں اور خوشیوں کے سامان اس سال میں پیدا فرمائے۔ اور اس سال ہم پہلے سے کہیں زیادہ نیکیوں کی توفیق پائیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم وہ بن جائیں جو خدا ہمیں بنانا چاہتا ہے اور یوں ہم اس کی رضا کو حاصل کرنے والے بن جائیں آمین!

نئے سال کی مبارکباد کے ساتھ احمدی بچوں کو ان کی ایک اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلانا بھی ضروری ہے۔ اور وہ ہے "وقف جدید" کے چندہ کی ذمہ داری۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ وقف جدید ایک نہایت ہی بابرکت تحریک ہے جسے جماعت احمدیہ کے دوسرے امام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جاری فرمایا تھا اور اس کی غرض یہ تھی کہ جماعت کو ایسے معلمین میسر آجائیں جو قریہ قریہ بستی بستی جا کر لوگوں کو آشنا کر سکیں۔ پہلے تو یہ تحریک صرف پاکستان اور ہندوستان تک ہی محدود تھی۔ لیکن کچھ عرصہ قبل سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے اس کا دائرہ بڑھا کر اس تحریک کو بھی عالمی تحریک میں تبدیل فرما دیا ہے۔ اس

Digitized By Khilafat Library Rabwah



**بقیہ: حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام** صد اوّل سے آگے

کو زندہ رکھنے کیلئے اس مقدس بستی میں جمع ہوئے ہیں ۔ جیسے ان کے دلوں کا نور قادیان کی روشن بستی میں نئے روشنی کے چراغ جلایا کرتا تھا، خدا کرے کہ آپ کے دلوں کا نور بھی آج اس بستی کی راتیں اسی طرح روشن کر دے اور آپ کے رخصت ہونے کے بعد بھی قادیان کے مکین ان شمعوں کو ہمیشہ روشن رکھیں۔ یاد رکھیں! خدا تعالےٰ کی محبت کے چراغ اس دیوالی کے چراغوں کی طرح نہیں ہوتے جو سال میں ایک بار رات بھر جلتے اور پھر بجھ جاتے ہیں محبت الٰہی کے چراغ دائمی ہوا کرتے ہیں جن کی ہر رات شب برات ہوتی ہے اور رات کو ہی نہیں دن کو بھی جلتے ہیں اور سینے کے ہر گوشے کو منور رکھتے ہیں۔

آج نہ وہ مقدس آقا اس جلسہ میں شریک ہے، نہ وہ خوش نصیب عشاق، جو ایک دوسرے کو للّٰہی محبت سے مخمور کیف آفریں نظروں سے دیکھا کرتے تھے لیکن آج آپ انہی آسمانی قصوں کو دہرانے کیلئے اور انہی شمعوں کو جگانے کیلئے اس حمد و ثناء اور درود و سلام کی بستی میں جمع ہوئے ہیں ........ کاش! میں بھی آج آپ میں موجود ہوتا اور اپنی محبت بھری نگاہوں سے آپکی پیشانیوں کو چومتا ۔ میرا دل آپکی بلائیں لیتا اور میری تمنائیں خیر و برکت کی بارش بن کر آپ پر برستی ہوئی آپ سے پیار بھرے گلے اور شکوے کرتیں ۔ میں آج وہاں نہیں مگر اے میرے عزیزو اور میرے پیارو! یقین جانیں کہ میرے تصور کی نگاہیں آج اس وقت دعاؤں کی ملائم پھوار بن کر آپ پر برس رہی ہیں ۔ اور میری وہ تمام تمنائیں جو آپ سے وابستہ ہیں اپنے آقا ہی کے الفاظ میں آپ سے گویا ہیں:

"تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا در حقیقت موجود ہے اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اسکو چنتا ہے ۔ وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے ۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے۔"

میں آپ کو وہ عہد یاد دلاتا ہوں، جو آپ نے ..... سے باندھے تھے اور آپ کو وصیت کرتا ہوں کہ آپ ہرگز توحید کے پرستار شمار نہیں ہو سکتے جب تک کہ خود ایک نہ ہو جائیں اور ہر نقش دوئی کو دل سے مٹا نہ دیں ۔ خدا تعالیٰ کی سب مخلوق سے محبت کریں اور تمام بنی نوع انسان کیلئے بھلائی چاہیں۔ یاد رکھیں! وہ مذہب کوئی مذہب نہیں جو انسان اور انسان کے درمیان نفرت کے الاؤ جلاتا ہو اور وہ توحید کوئی توحید نہیں جو بندگانِ خدا کے درمیان تفریق کرتی ہو۔ اور دلوں کو پھاڑتی ہو اور قوموں اور قوموں کے درمیان رخنے ڈالتی ہو ۔ خالق کی نظر سے مخلوق کو دیکھنے کی ادا سیکھیں تاکہ آپ خالق کے ساتھ ضم ہو کر اسی طرح ایک ہو جائیں جیسے قطرہ سمندر میں کھو کر بے انتہا ہو جاتا ہے ۔ یہی وہ توحیدِ خالص ہے جو ہمارا ........ دلوں کا مرجع اور نگاہوں کا مطمح ہے ۔ پھٹے ہوئے دلوں کے ساتھ، سینوں میں نفرتوں اور بغضوں اور گھٹیا کدورتوں کو پالتے ہوئے آپ کیسے موحد کہلائیں گے اور کیسے اس عظیم صدی میں داخل ہوں گے جو عالمی غلبۂ توحید کی صدی بننے والی ہے اور آج چند ساعتوں کے فاصلے پر اپنی راہیں کشادہ کئے ہوئے آپ کے سامنے آپ کے قدم لینے کو کھڑی ہے۔

سنیں! کہ اسی قادیان کی بستی میں آج بھی اس آسمانی آواز کی لہریں مرتعش ہیں جو سو سال سے کچھ اوپر دن ہوئے اسی فضا میں کبھی آپ سے یوں مخاطب ہوئی تھی:

"یاد رکھو کہ ...... حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہیئے اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اس کو دکھانا چاہیئے اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہیئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہیئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہیئے ۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ معاملہ تو ابھی دور ہے کہ تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ ابھی تو تم لوگ مخلوق کے حقوق کو بھی کماحقہ ادا نہیں کرتے ۔ بہت سے ایسے ہیں جو آپس میں

لحاظ سے اس تحریک وقف جدید کی اہمیت پہلے سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ وقف جدید کا سال جنوری سے شروع ہوتا ہے اور اس بات سے بھی آپ بخوبی واقف ہوں گے کہ جماعت احمدیہ کے تیسرے امام سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے تو اس چندہ کی ذمہ داری بچوں پر ڈالی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ:

"اگر سارے کے سارے اطفال و ناصرات اس طرف توجہ کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ سارا بوجھ تقریباً ہمارے اطفال اور ناصرات اٹھا سکتے ہیں۔ یا مجھے یوں کہنا چاہیئے کہ جماعت کے وہ بچے جن کی عمر ابھی پندرہ سال کی نہیں ہوئی ایک منٹ کی عمر سے لیکر پندرہ سال کی عمر تک کے جتنے بچے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دیئے ہیں اگر ان کی طرف سے یا وہ خود اگر کچھ شعور رکھتے ہیں۔ وقف جدید کیلئے کم از کم چھ روپے سالانہ دیں جو کوئی ایسی بڑی رقم نہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے بچپن سے ہی برکات کے سامان پیدا کرنے شروع کر دے گا۔"

لہذا آپ اپنا جائزہ لیں کہ آیا آپ اس بابرکت تحریک میں شامل ہیں یا نہیں۔ اگر آپ اس تحریک میں شامل نہیں تو آج ہی اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ اور اگر پہلے سے شامل ہیں تو پھر اپنا قدم مزید آگے بڑھائیں اور "مجاہدین خصوصی" کی صف میں شامل ہو کر اس تحریک سے وابستہ برکتوں سے بھی حصہ لیں۔ اور خدا کی رضا کو بھی حاصل کریں۔

## عظیم سکول

کیا آپ کو معلوم ہے کہ موجودہ گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بنیاد قادیان میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۱۸۹۸ء میں رکھی تھی۔ یہ سکول اللہ تعالےٰ کے فضل سے گزشتہ نوے سال سے باکردار تعلیم کے حصول میں بچوں کی مدد کر رہا ہے اور یہ مدد صرف بچوں ہی کی نہیں بلکہ بڑوں کی بھی ہے۔ کیونکہ تمام لوگ اس بات کے متمنی رہتے ہیں کہ جس سکول میں ان کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ تعلیم کے ساتھ ساتھ انکے کردار کی بھی احسن رنگ میں تشکیل کرے۔

خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا پرہیزگاری اور پاک اخلاق اور صلح کاری کی راہوں کو دوبارہ دنیا میں قائم کروں
(حضرت اقدس)

Digitized By Khilafat Library Rabwah



فساد اور دشمنی رکھتے ہیں اور اپنے سے کمزور اور غریب شخصوں کو نظرِ حقارت سے دیکھتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرتے اور اپنے دلوں میں بُغض اور کینہ رکھتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا کیونکہ جب تک تمہارا آپسمیں معاملہ صاف نہیں ہوگا اسوقت تک خدا تعالےٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا گو ان دونوں قسم کے حقوق میں بڑا حق خدا تعالیٰ کا ہے مگر اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے۔ جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا۔ یاد رکھو! اپنے بھائیوں کے ساتھ بکلّی صاف ہو جانا یہ آسان کام نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے۔ منافقانہ طور پر ملنا جُلنا اَور بات ہے مگر سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آنا اَور چیز ہے۔ یاد رکھو! اگر اس جماعت میں سچی ہمدردی نہ ہوگی تو پھر یہ تباہ ہو جائے گی اور خدا اس کی جگہ کوئی اور جماعت پیدا کرے گا۔"

والسلام

خاکسار

(دستخط) **مرزا طاہر احمد**

(امام جماعت احمدیہ)

---

### تقریبِ شادی

● ۔ ہماری بیٹی عزیزہ درِّثمین صاحبہ کا نکاح پچاس ہزار روپے حق مہر پر عزیزم سیّد سجاد احمد شاہ ولد مکرم سید محمد بشیر شاہ صاحب کے ساتھ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۸۸ء کو محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب نے پڑھایا۔

بارات اُسی دن ربوہ سے لاہور آئی اور تقریبِ رخصتانہ بخیر و خوبی انجام پائی دعا کے لیے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لیے بے حد برکتوں رحمتوں اور خوشیوں کا باعث بنائے۔ نیز یہ نئی زندگی شروع کرنوالے ہمارے دونوں بچوں کو ہمیشہ ہی اپنے بے حساب فضلوں سے نوازتا چلا جائے ۔ آمین۔

(امۃ اللطیف ۔ مرزا اسلم بیگ ۔ ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور)

● ۔ ہمارے پیارے بھائی عزیزم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب ابن چوہدری عبد الرزاق صاحب سابق امیر جماعت ضلع نواب شاہ سندھ کی تقریب شادی مورخہ ۶ر دسمبر ۱۹۸۸ء کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی سرانجام پائی۔ بارات مورخہ ۵ر دسمبر کو بھریارو ڈ سے ناصر آباد ربوہ پہنچی۔ اور مکرم نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ نے عزیزہ موصوف کا نکاح عزیزہ صوفیہ انوری صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد افتخار احمد صاحب کے ساتھ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

۶ر دسمبر ۱۹۸۸ء کو بارات بھریارو ڈ واپس پہنچی اور ۹ر دسمبر کو تقریب ولیمہ ہوئی جس میں احباب جماعت و دیگر افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور سلسلہ کے لیے ہر طرح سے مفید ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد و ناصر احمد ۔ بھریارو ڈ)

### اعلان نکاح

عزیزم عبد الباسط پسر برادرم عبد القادر صاحب نزیل کراچی کا نکاح عزیزہ منصورہ انور دختر مکرم علی انور صاحب ایڈوو مرحوم آف لاڑکانہ کے ساتھ بعوض حق مہر تیس ہزار روپے بتاریخ ۲۷ر دسمبر ۱۹۸۸ء محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد فاضل نے ربوہ میں پڑھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد احمد جلیل ۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

---

**بقیہ : الفضل نے مجھے کیا دیا :**

کئے رکھتے تو نے مجھے وہ سب کچھ دیا جو میرے ماں باپ بہن بھائی مجھے نہ دے سکے۔ مگر میں نے تیری قدر نہ کی۔ اسکے باوجود تو نے مجھے پھر سہارا دیا اور کیچڑ و دلدل سے نکال کر اپنی ممتا بھری آغوش میرے لئے پھیلا دی۔ "کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ اور بھی ہو سکتا ہے یقیناً" نہیں"۔

اے میرے غمخوار و مددگار "الفضل"! میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ رہتی دنیا تک تیرا دامن نہ چھوڑوں گا۔ اور کسی تنگی و ترشی میں تجھ سے منہ نہ موڑوں گا۔ میں تیرا ہوں اور تو میرا۔ سچ ہے کہ :-

جتنا بھی میں نے ضبط کیا احساس غم دل بڑھتا گیا
محروم رہیں پلکیں جس سے اس اشک میں ہستی ڈوب گئی

اے بے لوث اور مخلص دوست "الفضل"! میں وعدہ کرتا ہوں کہ تادمِ زیست تیری خدمت تیری عظمت کروں گا بھی اور کروانے کے لئے کوئی دقیقہ نہ چھوڑوں گا۔ کاش کہ خدا تعالےٰ اس اپنے عاجز اور گناہ گار بندے کی دعا قبول فرمائے۔

"یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی"

### درخواست دعا

● ۔ خاکسار ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گیا ہے۔ دائیں ٹانگ کی ہڈی زیادہ متأثر ہوئی ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کے لیے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(سلطان محمد اسلم گوندل فیصل آباد)

**جدید نسخہ جات کے سیمپلز اور لٹریچر**

ڈاکٹرز (ایم بی بی ایس) ہومیوپیتھک ڈاکٹرز اور حکیم حضرات کیلئے خط آنے پر مفت ارسال کئے جاتے ہیں۔

**کیورٹیو میڈیسن کمپنی** رجسٹرڈ **ربوہ**

فون ۶۰۶/۱۱

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، مرض اٹھراء کی شکار دُکھیا عورتوں کے لیے

**۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام**

**دواخانہ حکیم نظام جان**

ہیڈ آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۲۲۲ فون: ۳۹۹۷،

حکیم نظام جان صاحب کے فرزند **حکیم انوار احمد جان**

● ۔ ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو کوٹھی ۱ دار العلوم غربی ربوہ
● ۔ ہر ماہ کی ۸ تاریخ کو بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین
● ۔ ہر ماہ کی ۱۲ تا ۱۸ تاریخ کو ۲ ۔ بی روڈ شیش محل بس سٹاپ بالمقابل سندھی ہوٹل (یو بی ایل کے اوپر) لیاقت آباد ۱۰ کراچی ۱۹

اور

● ۔ ہر ماہ کی ۲۵ تا ۲۸ تاریخ کو چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ ملتان میں مطب فرماتے ہیں

ہر جگہ خواتین کیلئے معائنہ کا انتظام ہے

منیجر: **دواخانہ حکیم نظام جان**
اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ
فون ۵۵۸،

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# اپنی زندگی میں سے ضرور کچھ وقت نکالو
# جو دوسروں کے کام آئے

سیدنا حضرت فضل عمر فرماتے ہیں

"... آسودہ حال لوگ .... سمجھتے ہیں گھر میں بیٹھ کر خوب کھا لیا کام نوکروں سے کرا لیا بس یہی ہماری زندگی ہے حالانکہ (ہمارا دین) انتہائی تن آسانی سے روکتا ہے۔ دوسروں کو کام کی فرمائش کرنا سوال ہے۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے) ایک صحابی کہیں سفر پر گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہے تھے کہ ان کا کوڑا نیچے گر پڑا۔ پیچھے سے ایک آدمی نے اٹھا کر دینا چاہا۔ آپ نے انہیں قسم دی۔ خدا کی قسم کوڑا نہ اٹھانا صحابی خود گھوڑے سے اترے اور کوڑا پکڑا تاکہ سوال سے بچیں۔

اپنی زندگی میں سے ضرور کچھ وقت نکالو جو دوسروں کے کام آئے گھر کا کام بھی کرو لیکن کچھ نہ کچھ دوسروں کے فائدے کے لئے بھی کرو۔ اپنے نفس سے سوال کرو کہ تم نے اپنی پچھلی زندگی میں دنیا کے فائدے کے لئے کیا کام کیا ہے۔ اگر کچھ نہیں تو اب کرو

.... انسان سوچے خدا نے جو آنکھیں ناک کان وغیرہ ہزاروں نعمتیں دی ہیں تو کیوں؟ کیا صرف اس لئے کہ دنیا میں رہ کر روٹی کھاؤں اور مر جاؤں۔ کونسا کام ہے جو اُن سے لیا جاتا ہے۔ پس میں آج یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی زندگی کو کارآمد بناؤ۔ یہاں تک کہ شہر والے سمجھیں ان کا مدار تمہاری زندگی پر ہے۔ یا گاؤں والے دیکھیں ان کی زندگی تمہیں سے ہے۔ یا ہمسائے سمجھیں انکا مدار تمہاری زندگی پہ ہے .......

پس اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اپنی زندگی کو مفید بناؤ۔ غیر قوموں کی ترقی دیکھ کر اپنی زندگی کو کارآمد بناؤ۔

اگر پہلے تم نے اپنی حالت میں تبدیلی نہیں کی تو اب اپنی حالت میں تغیر پیدا کرو۔ مخلوق خدا کی ہمدردی کرو۔ کسی کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھو۔ دکھ میں شامل ہو۔ لوگ یہ نہیں دیکھتے یہ شخص بڑی نمازیں پڑھتا ہے۔ اس کا نماز پڑھنا کیا فائدہ دیتا ہے جبکہ اُس کا وجود اُن کے لئے مفید نہ ہوا۔ پس اپنی زندگی اور اپنے وجود کو مفید بناؤ۔"


| | | |
|---|---|---|
| ASTHMA COURSE | -/۶۰ | دمہ کورس |
| BODY BUILDING COURSE | -/۴۵ | باڈی بلڈنگ کورس |
| DWARFISHNESS COURSE | -/۱۰۰ | چھوٹا قد کورس |
| EYESIGHT COURSE | -/۷۵ | کمزوری نظر کورس |
| LEUCODERMA COURSE | -/۱۰۰ | پھلبہری (برص) کورس |
| OBESITY COURSE | -/۶۰ | موٹاپا کورس |
| PILES COURSE | -/۴۰ | بواسیر کورس |
| BABY GROWTH COURSE | -/۲۵ | بے بی گروتھ کورس |

کیوریٹو ادویات کے بڑے سٹاکسٹ

• کراچی: صدر دواخانہ بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر • حیدر آباد: رؤف ٹریڈنگ کمپنی ایڈوانی گلی
• کوئٹہ: نقشبندیہ میڈیکل اینڈ جنرل سٹور شارع اقبال • ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار
• بہاولپور: بخاری کلینک ماڈل ٹاؤن بی • فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
• لاہور: شیراز میڈیکل اینڈ ہومیو سٹور نکلسن روڈ نزد بوہڑ والا چوک
• گوجرانوالہ: کیوریٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبد العزیز باغبان پورہ
• سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • سرگودھا: عابد ہومیوپیتھک سٹور اردو بازار بلاک ۱۱
• راولپنڈی: جرمن لیبارٹریز بوہڑ بازار • پشاور: اختر میڈیکل سٹور ہسپتال روڈ

کیوریٹو میڈیسن ربوہ فون ۷۷۱-۶۰۶-۶۰۷


# خبریں

★ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے گزشتہ ساڑھے گیارہ سالہ دور میں پاکستان اور غیر ممالک کے درمیان ہونے والے تجارتی معاہدوں کے متعلق چھان بین کا حکم دے دیا ہے۔ وزارت منصوبہ بندی کے ذرائع کے مطابق پاکستان کے تجارتی خسارے میں مسلسل اضافے کے متعلق بھی رپورٹ طلب کر لی ہے۔

★ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی کی ملاقات کے بعد پاکستان اور بھارت کے تعلقات بہتر ہونے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں اور دونوں ممالک کے وزرائے اعظم کے مابین ٹھوس بنیادوں پر مذاکرات سے پیدا شدہ تبدیلی کے خوشگوار اثرات پورے جنوبی ایشیا کی سیاسی صورتِ حال پر مرتب ہوں گے۔

★ روس کے اوّل نائب وزیر خارجہ اور افغانستان میں روس کے سفیر یولی ورنسٹوف افغان مجاہدین کے اسلامی اتحاد کے نمائندوں سے مذاکرات کا دوسرا دور کرنے کے لئے اسلام آباد آ رہے ہیں۔ وہ اپنے چار روزہ قیام کے دوران وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان اور وزارتِ خارجہ کے دوسرے اعلیٰ افسروں کے ساتھ باہمی تعلقات پر بھی تبادلہ خیال کریں گے۔

★ سندھ کے ان مزید ۵۲ قصبوں کو جو ۳۰ کلومیٹر کے دائرے میں واقع ہیں گیس کی فراہمی کے لئے ابتدائی سروے مکمل کر لیا گیا ہے۔ بلوچستان کے چھ اور قصبوں کو بھی گیس فراہم کر دی جائے گی۔

★ آرمینیا زلزلہ سے متاثرہ قصبہ میں فرانس کی ایک امدادی ٹیم نے پچیس روز بعد سترہ افراد کو زندہ نکال لیا ان افراد کو روئی کی فیکٹری کے گودام سے نکالا گیا جہاں یہ افراد گندم اور برف کھا کر گزارہ کر رہے تھے۔

★ ممتاز صحافی آئی اے رحمان اور عزیز صدیقی کو لاہور اور اسلام آباد پاکستان ٹائمز کا چیف ایڈیٹر اور ایڈیٹر بنایا گیا ہے۔

★ پہلی عالمی انڈور فٹ بال چیمپئن شپ ۵ جنوری سے مغربی جرمنی کے شہر ہمبرگ میں شروع ہو رہی ہیں۔ جس میں ہالینڈ کی پانچ کلب ٹیمیں، اٹلی، برازیل اور ارجنٹائن کی مقامی ٹیمیں، ہنگری اور کینیڈا کی قومی ٹیمیں اور بلجیئم، ڈنمارک، سپین، سعودی عرب، آسٹریلیا، جاپان اور امریکہ کے وہ کھلاڑی شرکت کر رہے ہیں جو ابھی عالمی سطح پر معروف نہیں۔ یہ چیمپئن شپ ہر چار سال بعد ہوا کرے گی۔

★ گزشتہ روز کراچی میں بصارت سے محروم افراد سے متعلق ایشیائی ملکوں کی یونین کی تین روزہ علاقائی کانفرنس کے موقع پر صدر غلام اسحاق خان کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں صدر نے کہا کہ بینائی سے محرومی ایک تکلیف دہ معذوری لیکن مربوط کوششوں اور دیکھ بھال سے نابینا افراد کو معاشرے کا ایک مفید شہری بنایا جا سکتا ہے۔ حکومت معذوروں خصوصاً نابینا افراد کو درپیش مسئلوں سے پوری طرح آگاہ ہے۔

★ آل انڈیا ریڈیو کے مطابق وزیر اعظم کے بعض اوّلین اقدامات اور ان کے وزراء کے بیانات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ پاکستان میں معاملات کی چھان بین کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ اور ملک کو گیارہ سالہ فوجی اقتدار کے اثرات سے جلد از جلد آزادی دلائی جائیگی۔

★ پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن اور پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن کے چیئرمین اسلم اظہر نے یقین دلایا ہے کہ مارشل لاء کے دور میں برطرف کئے جانے والے تمام ملازمین کو بحال کر دیا جائے گا اور اب ایک ماہ کے اندر ریڈیو اور ٹی وی کارپوریشنوں میں ٹریڈ یونین سرگرمیاں بحال کر دی جائیں گی۔

## ضرورت ہے

ناصر فاؤنڈیشن کے ادارے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں سائنس لیبارٹری کے لئے ایک "لیبارٹری اسسٹنٹ" کی فوری ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت ایف ایس سی یا میٹرک سائنس تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والے حضرات صدر محلہ / امیر ضلع کی تصدیق کے ساتھ چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن کو درخواست دیں

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ)

الفضل کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے

(مینیجر)

فون ۹۰۵
خارش خشک ہو یا تر صرف تین یوم میں آرام
نصرت دواخانہ بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ